http://www.sgbauonline.com/

AV–507

B.A.(Part–II) Examination
URDU LITERATURE
(Optional)
(Literatures of Modern Languages)

Time : Three Hours] [Maximum Marks : 100

سوال نمبر۱۔ مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے دو اقتباس کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجئے : 20

۱۔ دلاور خان جس کا مکان ہمارے مکان سے تھوڑی دوری پر تھا، مواذ کیتوں سے ملا ہوا تھا۔ لکھنؤ میں برسوں قید رہا۔ اسی زمانے میں نہیں معلوم کس کی سفارش سے چھوٹ آیا تھا۔ ابا سے سخت عداوت رکھتا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ جب فیض آباد سے گرفتار ہوا تو محلّہ سے اس کے چال چلن کی تحقیقات کے لیے لوگ طلب ہوئے۔ ان میں ابا بھی تھے۔ آہ! بے چارے یوں بھی دل کے سادے اور زبان کے سچے تھے۔ اس پر طرہ یہ رانی والے صاحب نے ان کے ہاتھ میں قرآن دے کے پوچھا ''ول حمبدار! تم سچ سچ کہیے یہ کیسا آدمی ہے؟'' ابا نے صاف صاف جو اس کا حال تھا کہہ دیا۔ انھیں کی گواہی پر دلاور خاں قید ہو گیا۔ یہ حال میں نے اپنی ماں سے سنا تھا۔ وہی کینہ اس کے دل میں چلا آتا تھا۔

۲۔ مکتب میں مجھ سمیت تین لڑکیاں تھیں اور ایک لڑکا تھا گوہر مرزا، حد کا شریر اور بدذات، سب لڑکیوں کو چھیڑا کرتا تھا۔ کسی کو منھ چڑھا دیا۔ کسی کے چٹکی لے لی۔ اِس کی چوٹی پکڑ کے کھینچ لی۔ اس کے کان دکھا دیئے۔ دو لڑکیوں کی چوٹی ایک میں جکڑ دی۔ کہیں قلم کی نوک توڑ ڈالی کہیں کتاب پر دوات الٹ دی۔ غرض کے اس کے مارے ناک میں دم تھا۔ لڑکیاں بھی خوب دھپیاتی تھیں اور مولوی صاحب بھی قرار واقعی سزا دیتے تھے مگر اپنی آنی بانی سے نہ چوکتا تھا سب سے بڑھ کر میری گت بناتا تھا کیوں کہ میں سب سے اتیلی اور گسیلی سی تھی اور مولوی صاحب کے دباؤ میں بھی رہتی تھی۔ میں نے مولوی صاحب سے کہہ کہہ کے مار پٹوائی مگر بے غیرت کسی طرح باز نہ آیا۔ آخر میں بھی چغلیاں کھاتے کھاتے عاجز آ گئی۔

۳۔ دونوں ماں بیٹیاں چیخیں مار مار کے رونے لگیں ہچکیاں بند گئیں۔ آخر دو عورتوں نے آ کے چھڑایا۔ اس کے بعد میں نے اپنا سارا قصہ دہرایا۔ میری ماں بیٹھی سنا کی اور رویا کی۔ باقی رات ہم دونوں وہیں بیٹھے رہے۔ صبح ہوتے میں رخصت ہوئی۔ ماں نے چلتے وقت جس حسرت بھری نگاہ سے مجھے دیکھا تھا وہ نگاہ مرتے دم تک نہ بھولے گی۔ مگر مجبوری۔ روز روشن نہ ہونے پایا تھا کہ سوار ہو کر اپنے کمرے پر چلی آئی۔ دوسرا مجرا صبح کو ہوتا مگر میں نے گھر پر آ کے کل روپیہ مجرے کا واپس دیا اور بیماری کا بہانہ کہلا بھیجا۔ دولھا کے باپ نے آدھا روپیہ پھیر دیا۔ اس دن دن بھر جو میرا حال رہا خدا ہی پر خوب روشن ہے۔ کمرے کے دروازے بند کر کے دن بھر پڑی رویا کی۔

۴۔ میں خانم سے علیحدہ ہو گئی تھیں مگر جب تک وہ جیتی رہی اپنا سرپرست سمجھا کی اور سچ یہ ہے کہ انھیں بھی مجھ سے محبت تھی ان کے پاس اس قدر دولت تھی کہ طبیعت غنی ہو گئی تھی سن جو زیادہ ہو گیا تھا تو دنیا کی طرف سے ان کی طبیعت پھر گئی تھی۔ اب ان کو کسی

http://www.sgbauonline.com/

http://www.sgbauonline.com/

کی کمائی سے کچھ مطلب نہ تھا۔ مگر محبت اسی طرح کرتی تھی وہ اپنے جیتے جی کسی نوچی کو اپنے سے جدا نہ کرتی تھیں۔ مجھ سے تو ان کو خاص محبت تھی۔ بسم اللہ نے ان کو بہت آزار دیئے۔ اس لیے انھیں نفرت سی اس سے ہوگئی تھی لیکن پھر اولاد تھی۔ خورشید جان بھی غدر کے بعد آ گئی تھی وہ خانم کے پاس رہتی تھی امیر جان نے علیحدہ کمرہ لے لیا تھا مگر وہ بھی آتی جاتی رہتی تھیں۔

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل بندوں میں سے صرف چار بند کی مع ضروری نکات کے تشریح کیجیے : 20

۱۔ یہی حال دنیا میں اُس قوم کا ہے
بھنور میں جہاز آ کے جس کا گھرا ہے
کنارہ ہے دور اور طوفاں بپا ہے
گماں ہے یہ ہر دم کہ اب ڈوبتا ہے
نہیں لیتے کروٹ مگر اہلِ کشتی
پڑے سوتے ہیں بے خبر اہلِ کشتی

۲۔ جوا اُن کی دن رات کی دل لگی تھی
تعیش تھا غفلت تھی دیوانگی تھی
شراب اُن کی گھٹی میں گویا پڑی تھی
غرض ہر طرح ان کی حالت بُری تھی
بہت اس طرح ان کو گزری تھی صدیاں
کہ چھائی ہوئی نیکیوں پر تھی بدیاں

۳۔ یکایک ہوئی غیرتِ حق کو حرکت
بڑھا جانبِ بو قبیس ابرِ رحمت
ادا خاکِ بطحا نے کی وہ ودیعت
چلے آتے تھے جس کی دیتے شہادت
ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نویدِ مسیحا

۴۔ وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادیؑ
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

http://www.sgbauonline.com/

http://www.sgbauonline.com/

نئی اک لگن دل میں سب کے لگا دی
اک آواز میں سوتی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

۵۔ سبق پھر شریعت کا اُن کو پڑھایا
حقیقت کا گر اُن کو ایک اک بتایا
زمانہ کے بگڑے ہوؤں کو بنایا
بہت دن کے سوئے ہوؤں کو جگایا
کھلے تھے نہ جو راز اب تک جہاں پر
وہ دکھلا دیئے ایک پردہ اٹھا کر

۶۔ کہ ہے ذاتِ واحد عبادت کے لایق
زباں اور دل کی شہادت کے لایق
اسی کے ہیں فرماں اطاعت کے لایق
اسی کی ہے سرکار خدمت کے لایق
لگاؤ تو لو اُس سے اپنی لگاؤ
جھکاؤ تو سر اُس کے آگے جھکاؤ

۷۔ بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا مری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم
کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم تم
مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اُس کا اور ایلچی بھی

http://www.sgbauonline.com/

http://www.sgbaonline.com/

۸۔ غریبوں کو محنت کی رغبت دلائی
کہ بازو سے اپنے کرو تم کمائی
خبر تاکہ لو اس سے اپنی پرائی
نہ کرنی پڑے تم کو در در گدائی
طلب سے ہے دنیا گر یاں بہ نیت
تو چمکو گے واں ماہِ کامل کی صورت

سوال نمبر۳۔ (الف) امراؤ جان ادا کی ادبی وفنی خوبیوں کا جائزہ لیجئے۔ 10

یا

امراؤ جان ادا کے کردار کا خلاصہ تحریر کیجئے۔

(ب) مسدس حالی مسلمانوں کے عروج وزوال کا آئینہ ہے۔ وضاحت کیجئے۔ 10

یا

اردو شاعری میں مسدس حالی کا مقام متعین کیجئے۔

سوال نمبر۴۔ مرزا ہادی رسوا کی سوانح حیات، ادبی خدمات اور ناول نگاری کی خصوصیات تحریر کیجئے۔ 20

یا

مولانا الطاف حسین کی حیات وشخصیت اور ادبی خدمات بیان کرتے ہوئے اردو نظم نگاری میں ان کا مرتبہ بتایئے۔

سوال نمبر۵۔ ۱۸۵۷ سے 1914 تک کے درمیان اردو ناول نگاری کا عمومی جائزہ پیش کیجئے۔ 20

یا

کسی ایک عنوان پر تفصیلی اظہارِ خیال کیجئے :

(۱) غالب اور ان کی شاعری

(۲) سر سید احمد اور ان کے کارنامے

(۳) شبلی نعمانی کی ادبی خدمات

(۴) پریم چند اور ان کی افسانہ نگاری

(۵) اردو نثر کے ارتقاء میں غالب کا مقام

http://www.sgbaonline.com/